Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۰ محرم ۱۳۹۳ھ ۱۴ تبلیغ ۱۳۵۲ ہش ۱۴ فروری ۱۹۷۳ء | نمبر ۳۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

اے سونے والو! بیدار ہو جاؤ کہ آفتوں نے اسلام پر تبر رکھا ہوا ہے

پچھلی راتوں کو اُٹھو اور خدا تعالیٰ سے رو رو کر دُعائیں کرو!

"وہ کونسا فساد کا زمانہ اور کس بڑے دجّال کا وقت ہے جو اس زمانہ کے بعد آئیگا اور فتنہ اندازی کی رُو سے اس سے بدتر ہوگا۔ کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ ان فتنوں سے بڑھ کر قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں ایسے اور فتنوں کا پتہ ملتا ہے جن کا اب نام و نشان نہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ اگر تم ان فتنوں کی نظیر تلاش کرنے کیلئے کوشش کرو یہانتک کہ اسی کوشش میں مر بھی جاؤ۔ تب بھی قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوگا کہ کبھی کسی زمانہ میں ان موجودہ فتنوں سے بڑھ کر کوئی اور فتنے بھی آنے والے ہیں۔ صاحبو! یہاں وہ دجّالیتیں پھیل رہی ہیں جو تمہارے فرضی دجّال کے باپ کو بھی یاد نہیں ہونگی۔ یہ کارروائیاں خلق اللہ کے اغوا کیلئے ہزارہا پہلو سے جاری کی گئی ہیں جن کے لکھنے کیلئے بھی ایک دفتر چاہیئے اور انہیں مخالفین کو کامیابی بھی ایسی اعلیٰ درجہ کی ہوئی ہے کہ دلوں کو ہلا دیا ہے اور انکے مکروں نے عام طور پر دلوں پر سخت اثر ڈالا ہے اور اُنکی طبیعی اور فلسفہ نے ایسی شوخی اور بیباکی کا تخم پھیلا دیا ہے کہ گویا ہر ایک شخص اُنکے فلسفہ دانوں میں سے انا الرّب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ پس جاگو اور اُٹھو اور دیکھو کہ یہ کیسا وقت آگیا اور سوچو کہ یہ موجودہ خیالات توحید محض کے کس قدر مخالف ہیں یہانتک کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا خیال بھی ایک بڑی نادانی کا طریق سمجھا جاتا ہے اور تقدیر کے لفظ کو منہ پر لانیوالا بڑا بیوقوف کہلاتا ہے اور فلسفی دماغ کے آدمی دہریت کو پھیلاتے جاتے ہیں اور اس فکر میں لگے ہوئے ہیں کہ تمام کل اُلوہیت کی کسی طرح ہمارے ہاتھ میں ہی آجاوے ہم ہی جب چاہیں وباؤں کو دُور کر دیں۔ موتوں کو ٹال دیں اور جب چاہیں بارش برسا دیں کھیتی اُگا لیں اور کوئی چیز ہمارے قبضہ قدرت سے باہر نہ ہو۔ سوچو کہ اس زمانہ میں ان بے راہیوں کا کچھ انتہا بھی ہے۔ ان آفتوں نے اسلام کے دونوں بازوؤں پر تبر رکھ دیا ہے، اے سونے والو! بیدار ہو جاؤ۔ اے غافلو!! اُٹھ بیٹھو کہ ایک انقلاب عظیم کا وقت آگیا۔ یہ رونے کا وقت ہے نہ سونے کا۔ اور تضرّع کا وقت ہے نہ ٹھٹھے اور ہنسی اور تکفیر بازی کا۔ دُعا کرو کہ خداوند کریم تمہیں آنکھیں بخشے تا تم موجودہ ظلمت کو بھی بتمام و کمال دیکھ لو اور نیز اُس نور کو بھی جو رحمتِ الٰہیہ نے اس ظلمت کو مٹانے کے لئے تیار کیا ہے پچھلی راتوں کو اُٹھو اور خدا تعالیٰ سے رو رو کر ہدایت چاہو۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۲ تا ۵۴)

اخبار احمدیہ

ربوہ ـ ۱۳ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کیلئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ـ ۱۳ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔ رات نیند نہیں آئی چکروں اور سر درد کی تکلیف ہی چل رہی ہے۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل صحت یابی کیلئے توجہ سے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم سید مسعود مبارک شاہ صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ آنکھ کے اپریشن کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ وہاں چند دنوں تک اپریشن ہوگا۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ اپریشن ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ اور آپ کو مکمل شفاء عطاء فرمائے۔ آمین

(خاکسار منور احمد انور کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ)

---

۱۶ فروری بروز جمعہ صبح سات بجے مسجد اقصیٰ ربوہ کے شمالی جانب اجتماعی وقار عمل ہوگا۔ ربوہ کے جملہ خدام اس میں شامل ہوں۔

(ناظم وقار عمل خدام الاحمدیہ ربوہ)

اعلان تعطیل:۔ ۱۴ فروری ۱۹۷۳ء کو یوم عاشورہ کی وجہ سے ملک میں عام تعطیل ہے۔ ڈاکخانہ بھی بند رہے گا۔ اسلئے حسب سابق اس دن الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (منیجر الفضل)

یوم مصلح موعود

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں احمدیہ جماعتیں ہر سال جلسے منعقد کرتی ہیں۔ امسال ۲۰ فروری کو منگل کا دن ہوگا۔ جو جماعتیں اس دن جلسے کر سکیں وہ ضرور اس دن جلسے منعقد کریں اور جو جماعتیں ۱۸ فروری بروز اتوار جلسہ کرنے میں سہولت دیکھیں وہ اتوار کو جلسہ کریں۔ کیونکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ یہ فرمایا تھا کہ:۔

"ہم اس بات کے قائل نہیں کہ کوئی دن اُسی دن ضرور منایا جائے اصل بات تو رُوح ہے رُوح قائم رکھنی چاہیئے"

جلسے اس دن کے شایانِ شان منعقد کئے جائیں اور نظارت اصلاح و ارشاد کو ان کی رپورٹیں بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر:۔ مسعود احمد، پرنٹر:۔ سید عبدالحی، مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۴ ماہ تبلیغ ۱۳۵۲ ھش

اسلامی دُنیا کو درپیش سب سے بڑا خطرہ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں مسلمانوں کو اُن کی قبل از اسلام ناگفتہ بہ حالت یاد دلاکر اپنے ایک عظیم الشان احسان کا ذکر کیا ہے اور پھر اُس احسان کی حقیقی قدردانی اور شکر گزاری کی طرف توجہ دلاکر انہیں حکم کے رنگ میں ایک خاص امر کی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ (آلِ عمران آیت ۱۰۴)

یعنی تم سب کے سب اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو اُس نے تم پر کیا ہے اُسے یاد کرو اور وہ احسان یہ ہے کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اُس ناگفتہ بہ حالت میں اُس نے تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اُس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔ اِس سے قبل تم ایک گڑھے کے کنارہ پر کھڑے تھے مگر اُس نے تمہیں اس میں گرنے سے بچا لیا۔ اللہ تعالیٰ کا طریق یہی ہے کہ وہ اِس رنگ میں اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ یعنی غلط راہ پر گامزن ہونے سے بچو۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مخاطب کرکے اپنے جس احسان کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان اسلام قبول کرنے سے قبل آپس میں ایک دوسرے کے دشمن اور خون کے پیاسے تھے اور ہلاکت کے قریب پہنچے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر ان کے درمیان محبت و اُلفت پیدا کر دی اور اُنہیں سگے بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کا ہمدرد و غمخوار بنا دیا اور وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح باہم متحد ہوگئے۔ یہ احسان یاد دلانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم یہ دیا ہے کہ وہ ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور باہم تفرقہ سے بچیں اور ہرگز ہرگز پراگندہ نہ ہوں۔ اِس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر وہ اللہ کی رسّی کو چھوڑ دیں گے اور باہم تفرقہ بازی میں پڑ کر پراگندہ ہو جائیں گے تو اِس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کے درمیان محبت و اُلفت جاتی رہے گی، وہ پھر ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے۔ ان کی تفرقہ بازی اور باہمی کشاکشی اُنہیں پھر آگ کے گڑھے کے کنارہ پر لا کھڑا کرے گی اور بالآخر وہ اس میں گر کر تباہی سے دوچار ہوئے بغیر نہ رہیں گے۔

اِس عام اور ہمہ گیر حکم کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے خاص ایسے موقعوں پر جب مسلمانوں کا مقابلہ دشمنانِ اسلام سے ہو اُنہیں تفرقہ بازی سے خاص طور پر بچنے اور باہمی اتحاد میں کوئی رخنہ واقع نہ ہونے دینے پر خاص زور دیا اور اِس حکم کی خلاف ورزی کے ہولناک انجام سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (الانفال آیات ۴۶، ۴۷)

اے مومنو! جب تم (کافروں کی) کسی فوج کے مقابل پر آؤ تو قدم جمائے رکھو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کو بلازم پکڑو، اور باہم اختلاف کا شکار نہ ہو۔ اگر ایسا کرو گے تو دل چھوڑ بیٹھو گے اور تمہاری طاقت زائل ہو جائے گی۔ (تفرقہ سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ تم) صبر و تحمل سے کام لو کیونکہ اللہ یقیناً صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

پس رنگ و نسل اور قومیتوں کے امتیاز سے بالا ہو کر روئے زمین پر بسنے والے تمام مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں اور باہم بھائی بھائی بن کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح متحد رہیں۔ باہمی مناقشات اور جھگڑوں سے بچیں اور اتحاد میں کسی قسم کا کوئی رخنہ نہ پڑنے دیں۔ بصورت دیگر ان کا پراگندہ و منتشر ہو کر دشمنوں سے مغلوب ہونا یقینی ہو جائے گا اور تباہی ان کا نوشتۂ تقدیر بن جائے گی۔ آج روئے زمین پر مسلمانوں کے جملہ مصائب اور سیاسی لحاظ سے ان کے نکبت و ادبار کا واحد سبب یہی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو پسِ پشت ڈال کر اس کے اُلٹ طرزِ عمل اختیار کر رکھا ہے۔ زبانوں پر تو بہت کچھ ہے لیکن عمل سراسر اس کے خلاف ہے۔ دشمنانِ اسلام کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بننا تو کجا ایسے لوگوں اور ایسے اسلامی ملکوں کی کمی نہیں ہے جو خود ایک برادر اور محسن اسلامی ملک کو جس نے ہمیشہ انکا ساتھ دیا ہے گزند پہنچانے کی خاطر دشمنوں کے ساتھ ساز باز کرنے سے بھی باز نہیں آتے۔ ان کی قوّت دشمنوں کے خلاف استعمال ہونے کی بجائے آپس میں ایک دوسرے کو ختم کرنے اور دشمنوں کو فائدہ پہنچانے پر خرچ ہو رہی ہے۔ حد یہ ہے کہ ایسے لوگ اور ایسے ملک خود کٹھ پُتلیوں کی طرح دشمنوں کے اشارہ پہ ناچ رہے ہیں۔

اسلامی دنیا اور اسلام کا مفاد اِسی میں ہے بلکہ اس کی بقاء کا انحصار اِس ایک امر پر ہے کہ روئے زمین کے مسلمان اور ان کی حکومتیں قرآنی ہدایت کے بموجب اعتصام بحبل اللہ کو اپنا دستور العمل بنائیں اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح متحد ہو جائیں، ورنہ اسلامی دنیا جن خطرات میں گھری ہوئی ہے وہ کبھی دُور نہ ہونگے اور مسلمانوں کی ذِلّت اور نکبت و ادبار میں اضافہ ہی ہوتا چلا جائے گا۔ اسلامی دنیا کو درپیش سب سے بڑا خطرہ یہی ہے کہ بعض مسلمان ملک باہمی اتحاد و اتفاق کے قرآنی اصول کو پسِ پشت ڈال کر دشمنوں کو دوست سمجھنے کی راہ پر گامزن ہیں اور جنہیں خدا نے ان کا دوست بنایا ہے ان سے دشمنی کو انہوں نے اپنا وطیرہ بنا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ مسلمانوں کی آنکھیں کھولے۔ وہ دشمنوں کو دوست سمجھنے کی بجائے آپس میں ایک دوسرے کے دوست بنیں اور باہمی اتحاد و اتفاق کو اپنا اصول بنائیں حتیّٰ کہ فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا کی جیتی جاگتی تصویر نظر آنے لگے۔ آمین

درخت لگانے کی اہمیّت

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے درخت لگانے کو بہت ثواب کا موجب قرار دیا ہے۔ اِس لحاظ سے دیکھا جائے تو درخت لگانا بھی ایک نوع کی عبادت کا رنگ اپنے اندر رکھتا ہے۔ چنانچہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اِلَّا كَانَ مَا اُكِلَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً وَّمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً وَّلَا يَرْزَؤُهٗ اَحَدٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةً (مسلم باب فضل الغرس والزرع)

جب کوئی مسلمان پھل دار درخت لگاتا ہے خواہ اس کا پھل کھایا جائے یا چرایا جائے اس کے لگانے والے کو ثواب ملے گا اور وہ اُس کی طرف سے صدقہ ہوگا۔ اِسی طرح جو اس کی ٹہنیاں کاٹتا ہے اس کا بھی اسکو ثواب ملے گا اور وہ اس کی طرف سے صدقہ ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس ارشاد سے درخت لگانے اور لگانے کے بعد اس کی نگہداشت اور حفاظت کرنے کی اہمیت ظاہر و باہر ہے کیونکہ درخت لگانے کا ثواب ایک مسلمان کو اُس وقت ہی مل سکتا ہے، جب وہ پودہ کی حالت سے بڑھ کر بڑا درخت بن جائے اور لوگ اُس سے فائدہ اُٹھانے لگیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لین دین کے معاملات میں اسلامی تعلیم

تقریر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ پنجاب بر موقع جلسہ سالانہ

(۲)

۳۔ قرض کی ادائیگی

قرضہ کے احکام بیان کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کے پورے دو رکوع (۳۶-۳۷) میں انفاق فی سبیل اللہ اور صدقات کی بے حد تاکید نہایت موثر انداز میں دلائل دے کر فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے کھینچنے اور مال میں برکت حاصل کرنے کا ذریعہ بتایا ہے بشرطیکہ وہ خالص خدا کی خاطر ہو اور صدقات میں خیرات میں کوئی احسان جتلانے اور ایذا رسانی اور ریا کا پہلو نہ ہو اور پاکیزہ مال خرچ کیا جائے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور فضل کا وعدہ فرمایا۔ اور ایسے خرچ کرنے کو حکمت یا دانائی کا نام دیا اور بتایا کہ عقلمند اس تعلیم کو ضرور پلے باندھتے ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے اور صدقہ کرنے سے نہیں رکتے۔ اور اسے اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ بھی وعدہ فرماتا ہے کہ اس طرح اخلاص کے ساتھ اس کے دین کے لئے اور اس کے بندوں کے لئے خرچ کیا ہوا پورا پورا بلکہ بے شمار گنا زیادہ کر کے واپس کیا جائے گا۔ ان لوگوں کی نشاندہی بھی کی جن پر صدقات خرچ ہونے چاہئیں یہ بھی بتایا کہ اس طور سے خرچ کرنے سے انسان سے خوف اور حزن دور کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد رکوع ۳۸ میں قرضوں میں سود لینے اور دینے سے سختی سے منع کیا اور اسے حرام ٹھہرایا۔ سود سے روکنے کی حکمت بھی بیان کی کہ یہ قرض کو بڑھا کر انسان کو باؤلا سا بنا دیتا ہے اور خدا سے غافل کر دیتا ہے سود لینے اور دینے والوں کے لئے آگ میں جانے کی وعید بیان فرمائی جو اگر انسان غور کرے تو دنیا میں بھی ایسے لوگوں کے لئے پیدا کی جاتی ہے۔ حرص و آز کی شکل میں اور لوگوں کے دلوں میں ان کے متعلق نفرت اور مخالفت پیدا ہونے کی شکل میں۔ جس سے ان کے حالات خراب ہو جاتے ہیں اس رکوع میں سود لینے کی بجائے اپنے اموال پر زکوٰۃ دینے کی تلقین فرمائی اور آئندہ کے لئے سود سے کلیتہً باز رہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو خدا سے جنگ کرنے والے سمجھو گے۔ البتہ تم اپنی اصل رقم جو بطور قرضہ دی ہوتی ہے واپس لے سکتے ہو لیکن اس میں بھی حکم فرمایا:۔

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

(بقرہ آیت ۲۸)

یعنی اگر کوئی مقروض تنگ دست ہو تو اسے آسودگی حاصل ہونے تک مہلت دے دو (یعنی اس وقت تک کہ وہ اس قرضہ کے ادا کرنے کے قابل ہو جائے) اور اگر تم جانو تو اس شخص کو یہ قرضہ بالکل ہی چھوڑ دینا تمہارے لئے سب سے اچھا کام ہے۔

کیسی خوبصورتی سے اللہ تعالیٰ نے اس آخری بات کی طرف لیا۔ پہلے صدقات کی زبردست تلقین کی۔ پھر سود کو حرام قرار دیا اور پھر قرضوں میں اصل مال واپس لینے میں بھی اس قدر سہولت دینے کا حکم فرمایا اور پھر یہ بھی فرما دیا کہ اگر ایسے آدمی کو جو تنگدست ہے اور باوجود کوشش کے اس قرضہ کے ادا کرنے کی بالکل طاقت نہیں رکھتا قرضہ بالکل ہی معاف کر دو۔ تو تمہارے لئے یہ بہت ہی اچھا ہے۔ اس سے اگلی آیت میں جو رکوع ۳۸ کی آخری آیت ہے آخرت کی طرف توجہ دلائی جب انسان کے سب اعمال کا بدلہ پورا پورا دیا جائے گا اور اس کا اس طرح سے خدا کے بندوں پر خرچ کرنا اس کے کام آئے گا

اس کے بعد رکوع ۳۹ شروع ہوتا ہے جس میں قرض کی احتیاطوں وغیرہ کے متعلق مفصل احکام دئیے۔ وہ رکوع یہ ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ

(البقرہ ع ۳۹)

ترجمہ۔ اے ایماندارو جب تم ایک دوسرے سے کسی مقررہ میعاد کے لئے قرض لو تو اسے لکھ لو۔ اور چاہئیے کہ کوئی لکھنے والا تمہارے درمیان انصاف کے ساتھ لکھ دے (یعنی طے شدہ معاہدہ کے مطابق) اور کوئی کاتب لکھنے سے انکار نہ کرے کیونکہ اللہ نے اسے لکھنا سکھایا ہے پس چاہئیے کہ وہ ضرور لکھے اور تحریر وہ لکھوائے جس کے ذمہ حق ہو۔ اور چاہئیے کہ وہ لکھواتے وقت اللہ کا جو اس کا رب ہے تقویٰ مدنظر رکھے اور اس میں سے کچھ بھی کم نہ کرے اور اگر وہ شخص جس کے ذمہ حق ہے نادان ہو یا کمزور ہو یا خود لکھوانے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو چاہئیے کہ اس کی بجائے اس کا کارپرداز انصاف کے ساتھ تحریر لکھوائے اور تم اپنے مردوں میں سے اس موقعہ پر دو گواہ مقرر کر لیا کرو۔ پھر اگر دونوں گواہ مرد نہ ملیں تو موقعہ کے گواہوں میں سے جن لوگوں کو تم بطور گواہ پسند کرتے ہو ان میں سے ایک مرد اور دو عورتیں گواہ بنا لیا کرو۔ (دو عورتوں کی شرط اس لئے ہے) تا ان میں سے ایک کے بھول جانے کی صورت میں دونوں میں سے ہر ایک دوسری کو یاد دلاوے اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں اور خواہ چھوٹا لین دین ہو یا بڑا تم اسے اس کی میعاد سمیت لکھنے میں سستی نہ کیا کرو یہ بات اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف والی ہے۔ نیز تمہارے لئے اسباب کو قریب تر کرنے والی ہے کہ تم شک میں نہ پڑو۔ ویسے لین دین کا لکھنا ضروری ہے۔ سوائے اس صورت کے کہ تجارت دست بدست ہو (یعنی جب مال بر وقت قبضہ کر لیا گیا ہو اور قیمت نقد ادا کر دی گئی ہو) جسے تم آپس میں لے دے لیتے ہو۔ اس صورت میں اس لین دین کے نہ لکھنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں (اس میں اشارہ ہے کہ اس صورت میں بھی لکھنا اچھا ہے جیسا کہ دوکاندار رسید دیتے ہیں) اور جب باہم خرید و فروخت کرو۔ (بغیر سود کے) تو گواہ بنا لیا کرو اور یہ یاد رہے کہ نہ کاتب کو تکلیف دی جائے اور نہ گواہ کو۔ اور اگر تم ایسا کرو گے تو یہ خدا کی نافرمانی ہوگی۔ اور چاہئیے کہ تم اس کا تقویٰ اختیار کرو اور اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تمہیں علم دے گا اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔ اور اگر تم سفر پر ہو اور تمہیں کوئی لکھنے والا نہ ملے تو رہن باقبضہ رکھ لیا کرو۔ پس اگر تم میں سے کوئی شخص کسی دوسرے کو امین بنائے تو جس کے پاس امانت رکھی ہو اسے چاہئیے کہ وہ امانت عند الطلب واپس کرے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرے جو اس کا رب ہے۔ اور تم گواہی کو کبھی مت چھپاؤ اور جو اسے چھپائے گا وہ یقیناً ایسا شخص ہے جس کا دل گنہگار ہے اور یاد رکھو کہ جو تم کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے

اللہ تعالیٰ کے ان احکام کا مقصد یہ ہے:۔

۱۔ انفاق فی سبیل اللہ، صدقات اور زکوٰۃ سے خدا کی خوشنودی حاصل ہونے اور اپنی عاقبت درست ہونے کے علاوہ حاجتمند لوگوں کی ضروریات پورا کرنے کا سامان کیا جا سکتا ہے اور مخلوق الٰہی کو خوشحال بنایا جا سکتا ہے۔ سو ان کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے اور اس شیطانی وسوسہ کو راہ نہیں دینا چاہئیے کہ اس سے اموال میں کمی واقع ہوتی ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ بہترین حکمت اور دانائی ہے اور اموال میں برکت کا موجب۔

۲۔ صدقہ کی ایک شکل حاجتمندوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرضہ دینا بھی ہے لیکن قرضہ دے کر سود ہرگز نہیں لینا چاہیئے۔ بلکہ قرضہ حسنہ ہونا چاہیئے۔ سود لینا خدا سے جنگ کرنا ہے کیونکہ اس سے اس کے بندوں پر ظلم ہوتا ہے اور وہ سود میں پھنس کر بُری طرح کچلے جاتے ہیں۔ سود کو جائز بنانے کے لئے اسے کوئی اور شکل بھی نہیں دینی چاہیئے

۳۔ اگر مقروض روپیہ واپس کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اسے مہلت دے دینی چاہیئے یہاں تک کہ اس کی تنگدستی دُور ہو جائے۔ اور وہ روپیہ واپس کرنے کے قابل ہو جائے۔

۴۔ اگر مقروض کے تنگدست ہونے کی وجہ سے اسے قرضہ معاف کر دیا جائے تو یہ انسان کے اپنے لئے بہت اچھا ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک بڑے اجر کا مستحق ہو جاتا ہے۔

۵۔ قرضہ کی تحریر ضروری ہے۔ خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔

۶۔ اس تحریر میں میعاد کا لکھنا ضروری ہے

۷۔ یہ تحریر کسی کاتب سے لکھوائی جائے جو اسے لکھ سکتا ہے اسے لکھنے سے انکار نہیں کرنا چاہیئے۔ وہ یہ تحریر واقعات کے مطابق درست لکھے۔

۸۔ اس تحریر کو قرضہ دینے والا لکھوائے اور اگر وہ بیوقوف یا کمزور ہو یا وہ لکھوا نہ سکتا ہو تو اس کا ولی یا کارپرداز لکھوائے اور انصاف کے ساتھ لکھوائے۔

۹۔ اس تحریر پر اپنوں میں سے دو آدمیوں کی گواہی ڈالی جائے اگر دو مرد نہ مِل سکیں تو ایک مرد اور دو عورتوں کی۔ یہ گواہ قارض کی رضا کے مطابق ہوں۔

۱۰۔ ان گواہوں کو جب گواہی کے لئے بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں۔

۱۱۔ اگر سودا لیا جائے اور اسی وقت قیمت دے دی جائے تو بے شک تحریر نہ ہو

۱۲۔ اگر کوئی بڑا سودا ہو تو تحریر کرنا چاہیئے

۱۳۔ کاتب اور گواہ کو بعد میں کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ ایسا کرنا گناہ ہے۔

۱۴۔ سفر پر ہو اور کاتب نہ ملے تو رہن بالقبضہ کیا جائے۔

۱۵۔ اگر کسی کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ اسے صحیح طور پر واپس کرے اور اس میں اللہ تعالےٰ سے ڈرے

۱۶۔ شہادت کو چھپایا نہ جائے شہادت کو چھپانے سے دل گنہگار ہوتا ہے

۱۷۔ معاملات کرتے وقت یاد رکھو کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے پس اس سے ڈرتے ہوئے سب معاملات کرو۔

اس کے علاوہ قرآن کریم نے قرض لینے والے کو اس بات کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے کہ تم اپنے معاہدات کو پورے کیا کرو یہ نہایت بُری بات ہے اور مومنانہ شان کے خلاف کہ انسان وعدہ خلافی کرے۔ ان آیات کا ذکر "عہد کی پابندی" کے تحت آ چکا ہے۔ سو قرآن کریم قارض اور مقروض دونوں کے لئے نہایت عمدہ اور پاکیزہ اصول بیان فرماتا ہے۔ ان اصولوں کی پابندی دونوں کے لئے کرنی ضروری ہے۔ اگر قرضہ لینے والے وعدہ خلافیاں کرنی شروع کر دیں تو وہ دوسروں کے لئے بھی قرضوں کا رستہ بند کرنے کا موجب بن جاتے ہیں اگرچہ انہیں کس قدر شدید ضرورتیں درپیش ہوں۔

اب اس بارہ میں حدیثیں بیان کی جاتی ہیں۔

وعن ابی هريرة رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال:

مَطلُ الغنی ظلم واذا اتبع احدکم علی ملئ فلیتبع

(بخاری مسلم)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انسان قرض ادا کر سکتا ہو تو اس کی ادائیگی سے ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ اور اگر اس کی بجائے کوئی اور مالدار وہ قرض ادا کرنے کے لئے تیار ہو جائے تو قارض کو چاہیئے کہ اس انتقال ذمہ داری کو مان لے۔

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ ان رجلاً اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتقاضاہ فاغلظ لہ فھم بہ اصحابہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوہ فان لصاحب الحق مقالا ثم قال: اعطوہ سناً مثل سنہ قالوا یارسول اللہ لانجد الا امثل من سنہ قال اعطوہ فان خیرکم احسنکم قضاءً

(بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور حضور سے اپنے قرضہ کا مطالبہ کیا اور بڑی گستاخی سے بات کی۔ صحابہ کو بڑا غصہ آیا۔ حضور نے فرمایا اسے جانے دو کیونکہ جس نے قرضہ لینا ہو اس کا کچھ حق بھی ہوتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اسے اس عمر کا جانور دے دو جس عمر کا اس نے دیا تھا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس سے بڑی عمر کا جانور موجود ہے۔ آپ نے فرمایا وہی دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنا قرضہ ادا کرنے میں زیادہ اچھا ہے۔

اس حدیث سے جہاں ایک طرف جہاں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عظیم کا پتہ چلتا ہے۔ وہاں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ قرض خواہ کسی وقت سختی سے بھی مطالبہ کرے تو اس کو بُرا نہیں ماننا چاہیئے۔ اور اسے اتنا حق دینا چاہیئے۔ خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی قرض کی ضرورت پیش آ سکتی تھی لیکن اس کی احسن طریق سے ادائیگی اصل چیز ہے جو اس حدیث میں سکھائی گئی ہے بہتر انسان وہی ہے جو اپنے قرض کو بہتر طریق سے ادا کرے

عن ابی قتادہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سرّہ ان ینجیہ اللہ من کرب یوم القیامۃ فلینفس عن معسر او یضع عنہ۔

(مسلم)

حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ جو یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اسے سختیوں سے محفوظ رکھے تو اس کو چاہیئے کہ وہ تنگدست کو مہلت دے یا اپنا قرض بالکل ہی معاف کر دے۔

عن ابی هريرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال۔ کان رجل یداین الناس وکان یقول لفتاہ اذا اتیت معسراً فتجاوز عنہ لعل اللہ ان یتجاوز عنا فلقی اللہ فتجاوز عنہ

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی لوگوں سے لین دین کا معاملہ کیا کرتا تھا۔ وہ اپنے کارندے کو کہتا تھا کہ جب تو کسی تنگدست کے پاس قرض واپس لینے کے لئے جائے تو اس سے درگزر کر۔ شاید کہ اس طرح اللہ ہم سے درگزر فرمائے۔ چنانچہ مرنے کے بعد جب وہ اللہ تعالےٰ سے ملا تو اللہ تعالےٰ نے اس کے سارے گناہ معاف فرما دیئے۔

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر رجلا من بنی اسرائیل سأل بنی اسرائیل ان یسلفہ الف دینار فقال ائتنی بالشہداء اشہدھم فقال کفی باللہ شہیداً فقال فأتنی بالکفیل قال کفی باللہ کفیلاً قال صدقت فدفعھا الیہ الی اجل مسمی فخرج فی البحر فقضی حاجتہ ثم التمس مرکباً یرکبھا یقدم علیہ للاجل الذی اجلہ فلم یجد مرکبا فاخذ خشبۃ فنقرھا فادخل فیھا الف دینار وصحیفۃ منہ الی صاحبہ ثم زجج موضعھا ثم اتی بھا الی البحر اللھم انک تعلم انی کنت تسلفت فلانا الف دینار فسألنی کفیلا فقلت کفی باللہ کفیلاً فرضی بک فسألنی شہیداً فقلت کفی باللہ شہیداً فرضی بک وانی جھدت ان اجد مرکبا ابعث الیہ الذی لہ فلم اقدر وانی استودعکھا فرمی بھا فی البحر۔ حتی ولجت فیہ ثم انصرف وھو فی ذالک یلتمس مرکبا یخرج الی بلدہ فخرج الرجل الذی کان اسلفہ ینظر لعل مرکبا جاء بمالہ فاذا بالخشبۃ التی فیھا المال فاخذھا لاھلہ حطباً فلما نشرھا وجد المال والصحیفۃ ثم قدم الذی کان اسلفہ فاتی بالالف دینار وقال واللہ مازلت جاھداً فی طلب مرکب لآتیک بمالک فما وجدت مرکبا قبل الذی اتیت فیہ قال ھل کنت بعثت الی شیئاً قال اخبرک انی لم اجد مرکبا قبل الذی جئت بہ قال فان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ قد ادی عنک الذی
بعثت فی الخشبۃ فانصرف
بالالف دینار راشدا۔
(بخاری)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا قصہ بیان فرمایا۔ کہ اس نے اپنی قوم کے ایک مالدار آدمی سے ایک ہزار اشرفی قرض مانگا۔ اس نے ضمانت اور گواہوں کا مطالبہ کیا قرض مانگنے والے نے کہا اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی میرا ضامن ہے اور نہ ہی گواہ۔ وہی میرا گواہ اور ضامن ہے قرض دینے والے نے اس کی بات پر اعتبار کر لیا اور مقررہ مدت کے لئے اسے ایک ہزار اشرفی قرض دے دی۔ اس کے بعد قرض لینے والا اپنے کام کے لئے سمندری سفر پر روانہ ہوا۔ اور اپنے کام کو سر انجام دیا۔ جب قرض کی واپسی کی مدت قریب آئی تو اس نے کشتی کا پتہ کیا لیکن اسے کوئی کشتی نہ مل سکی جو اس طرف جانے والی ہو۔ جہاں اس نے رقم ادا کرنی تھی۔ جب وہ کشتی کے ملنے سے مایوس ہو گیا تو اس نے ایک موٹی سی لکڑی لی اور اس میں سوراخ کر کے اس میں ایک ہزار اشرفی اور ایک خط رکھ دیا جس میں حسب معاہدہ نہ پہنچ سکنے کی معذرت تھی اور اوپر سے ڈاٹ لگا کر اسے بند کر دیا۔ پھر لکڑی سمندر میں ڈال دی اور دعا کی کہ اے میرے صادق الوعد خدا تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں سے ایک ہزار اشرفی قرض لیا تھا۔ اس نے مجھ سے ضامن مانگا۔ تو میں نے کہا میرا ضامن اللہ ہے۔ چنانچہ وہ تیرے نام کے واسطہ پر راضی ہو گیا اور مجھے رقم دے دی۔ اب میں نے کشتی حاصل کرنے کی بڑی کوشش کی ہے تاکہ میں اسے رقم بھیج سکوں لیکن مجھے کوئی کشتی نہیں مل سکی اب یہ رقم تیری حفاظت اور امانت میں تیرے سپرد کرتا ہوں۔ تو یہ رقم بحفاظت اس کے مالک تک پہنچا دے اور میری دعا سن۔ اس دعا کے بعد اس نے لکڑی کو پانی میں پھینک دیا اور وہ اس میں بہنے لگی۔ یہ شخص واپس آ گیا لیکن پھر بھی کشتی کی تلاش میں رہا جو اسے اس طرف لے جائے۔ ادھر وہ آدمی جس نے قرض دیا تھا اس خیال سے بندرگاہ کی طرف آیا کہ شاید مسافر جہاز آ گیا ہو اور وہ شخص حسب وعدہ اس کی رقم لے کر آیا ہو۔ کشتی تو اسے کوئی نظر نہ آئی لیکن اس نے ایک موٹی سی لکڑی دیکھی جو سمندر کے کنارے لگی ہوئی تھی۔ اسے ایندھن خیال کر کے اسے اٹھا لیا اور گھر لے آیا۔ جب اس نے اسے چیرا تو اس میں سے ایک ہزار اشرفی اور خط نکلا جس میں صورتحال کی وضاحت تھی۔ اس دوران میں اس شخص کو کشتی مل گئی اور اس خیال سے کہ شاید رقم نہ ملی ہو وہ رقم لے کر آ گیا اور معذرت کی کہ کشتی نہ ملنے کی وجہ سے دیر ہو گئی۔ اس قرض خواہ نے اس سے پوچھا کہ پہلے بھی تم نے کچھ بھیجا تھا۔ اس پر اس نے یہ واقعہ سنایا۔ تب اشرفیوں کے مالک نے اسے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیری دعا قبول فرما لی ہے لکڑی کا تنا جو تم نے بھیجا تھا مجھے مل گیا ہے اور اس میں وہ رقم اور خط بھی تھے۔ تب وہ نیک شخص خوش خوش وہ رقم لے کر جو وہ ساتھ لایا تھا اپنے گھر واپس چلا گیا۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انظر معسرا او وضع لہ اظلہ اللہ یوم القیامۃ تحت ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ
(ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کے لئے کچھ کمی کر دی تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اپنے عرش کے سایہ کے نیچے سایہ عطا فرمائیں گے جس روز اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہو گا۔

قرض کی حالت میں فوت ہو جانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں ایسا تھا کہ حضور نے ایسے آدمی کا جنازہ خود پڑھانے سے انکار کر دیا چنانچہ حدیث ہے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتی بالرجل المتوفی علیہ الدین فیسئل ہل ترک لدینہ فضلا فان حدث انہ ترک لدینہ وفاءً صلی والا قال للمسلمین صلوا علی صاحبکم (بخاری)

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اگر کسی ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا جس پر قرض ہوتا تو آپ دریافت فرماتے کیا اس نے تجہیز و تکفین سے زائد قرض کی ادائیگی کے لئے کوئی مال چھوڑا ہے اگر یہ بتایا جاتا کہ ہاں اس نے چھوڑا ہے تو حضور اس کا جنازہ پڑھا دیتے ورنہ مسلمانوں سے فرما دیتے کہ تم اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھا دو۔ (باقی)

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ کی وفات پر
جماعت ہائے احمدیہ پاکستان و بیرون پاکستان کی قراردادہائے تعزیت

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ سابق ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی وفات پر پاکستان و بیرون پاکستان میں پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے قراردادہائے تعزیت اشاعت کے لئے وصول ہوئی ہیں۔ عدم گنجائش کی وجہ سے وہ ساری شائع نہیں ہو سکتیں اس لئے ذیل میں ان جماعتوں کے نام شائع کئے جاتے ہیں جن کی طرف سے قراردادہائے تعزیت الفضل کو اشاعت کے لئے موصول ہوئی ہیں۔

اسلام آباد۔ لپ درہ — چنیوٹ — الجمعیۃ العلمیۃ بالجامعۃ الاحمدیہ ربوۃ
اوکاڑہ — ایبٹ آباد — بہاولنگر — بہاولپور
پاکپتن ضلع ساہیوال۔ — ظفر ریلوے ورکشاپس مغلپورہ لاہور — حیدر آباد۔
دارالرحمت شرقی ربوہ — دارالصدر شرقی ربوہ۔ — دارالصدر شمالی ربوہ
دارالنصر شرقی ربوہ — دارالیمن ربوہ — ڈیرہ اسماعیل خان
ڈیرہ غازی خان۔ — ساہیوال — سٹوڈنٹس یونین تعلیم الاسلام کالج ربوہ
سیالکوٹ شہر — صدر صاحبان اضلاع سکھر۔ لاڑکانہ۔ جیکب آباد
پیلاں ڈاکخانہ ضلع ملتان — قیادت مجلس خدام الاحمدیہ دہلی دروازہ لاہور — کراچی
لاہور۔ حلقہ دہلی دروازہ لاہور — لجنہ اماء اللہ بشیر آباد فارم سندھ۔ — لجنہ اماء اللہ حیدر آباد
لجنہ اماء اللہ دارالرحمت وسطی ربوہ — لجنہ اماء اللہ دارالصدر شمالی ربوہ — لجنہ اماء اللہ راولپنڈی
لجنہ اماء اللہ فیکٹری ایریا ربوہ۔ — لجنہ اماء اللہ ساہیوال — لجنہ اماء اللہ لاہور
مانسہرہ ضلع ہزارہ — مجلس احمدیہ [illegible] پاکستان — مجلس انصار اللہ دہلی دروازہ لاہور
مجلس انصار اللہ مغلپورہ لاہور — مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد۔ — مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی
مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ساہیوال — مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی — مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ بہاولپور
مجلس خدام الاحمدیہ کوپن ہیگن ڈنمارک۔ — مجلس خدام الاحمدیہ کنری سندھ
مجلس خدام الاحمدیہ نبی سر روڈ سندھ۔ — مردان — مظفر آباد کشمیر
مغلپورہ لاہور — ملتان شہر — وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

انصار اللہ اپنے فرائض کو سمجھیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"ہمیں یہ بات بھی کبھی نظر انداز نہیں کرنی چاہیئے کہ ہم نے ساری دنیا میں اسلام کو قائم کرنا ہے اور ساری دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند کرنا ہے۔ ... ہمارا فرض ہے کہ ہم اس عظیم الشان مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جس قدر بھی قربانیاں کر سکیں ان سے کبھی دریغ نہ کریں۔"

علاوہ انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ ساری دنیا میں اسلام کو قائم کرنے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو بلند کرنے کے لئے اپنی تمام تر استعدادوں کو استعمال میں لائیں۔

چھا جائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو — جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ایک نیک مثال

نواب شاہ سے مربی سلسلہ مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ زوجہ رئیس عبدالقادر صاحب پرنسپل سرمست گورنمنٹ کالج نواب شاہ کی طرف سے -/۲۲۹ روپے کا چیک برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون ارسال کرتے ہوئے لکھتے ہیں "موصوفہ کو یہ رقم لوکل بورڈ کے پرچے چیک کرنے کا معاوضہ ملی تھی جو انہوں نے ساری کی ساری مساجد بیرون کے لئے ادا کر دی ہے" اللہ تعالیٰ ان کو ثواب دارین سے نوازے آمین (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"زیادہ تدبیر کرو ——— زیادہ دعائیں کرو"

(خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال یکم ہجرت (مئی) سے شروع ہوتا ہے۔ نئے سال میں نظام سلسلہ کو اور زیادہ مضبوط کرنے اور سلسلے کے کاموں میں اور زیادہ وسعت اور استحکام پیدا کرنے کے لئے زیادہ مستعدی اور زیادہ محنت سے کام کرنے کی تلقین فرماتے ہوئے ہمارے جان سے پیارے آقا نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ ہجرت ۱۳۵۱ ہش میں ارشاد فرمایا۔

"ہمارا نیا سال شروع ہو چکا ہے اس میں بھی ہمارا قدم پیچھے نہیں بلکہ آگے بڑھنا چاہیئے۔ لیکن اگر ہمارا قدم آگے بڑھتا ہے تو ہمارے زمیندار کی زمین کی پیداوار اور زیادہ ہونی چاہیئے۔ ہمارے مزدور کو مزدوری زیادہ ملنی چاہیئے.... پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس نئے سال میں اپنی محنت کو اپنی تدبیر کو اپنی دعا کو انتہا تک پہنچا دیں۔ پچھلے سال کی تدبیر اور دعا کے نتیجہ میں (اگر وہ مقبول ہوئی تو) اب زیادہ تدبیر اور زیادہ دعا کرنے کی توفیق ملے گی۔ اس لئے تم اس توفیق سے زیادہ فائدہ اٹھاؤ۔ زیادہ تدبیر کرو۔ زیادہ دعائیں کرو"

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات۔ چندہ عام، حصہ آمد اور جلسہ سالانہ نیز زکوٰۃ کی آمد بہت کم ہے اس لئے عہدیداران اور احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ امسال اپنے محبوب آقا کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی محنت کو اور اپنی دعا کو انتہا تک پہنچا دیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کو پورا کرنے کے لئے انتہائی کوشش فرمادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

نحن انصار اللہ

خدا تعالیٰ کے کام بعد میں نہیں آیا کرتے۔ نحن انصار اللہ کہلانے کے دن صدیوں کے بعد نصیب ہوتے ہیں اور وہ بھی محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ؎

این سعادت بزور بازو نیست

لہٰذا خدا تعالیٰ کے اس احسان عظیم کا تقاضا ہے کہ ہم اس میدان میں ایک غیر معمولی رول ادا کرنے کے لئے ایک غیر معمولی عزم پیدا کریں۔ گزشتہ سے پیوستہ سالانہ اجتماع پر ہمارے محبوب آقا نے ہم سے اس توقع کا اظہار فرمایا تھا کہ مالی میدان میں ہم اپنی نوجوان نسل یعنی خدام سے آگے نکلیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہوا اور باوجود ناساعد ملکی حالات کے پہلے سال میں ہی ہماری آمد پہلے کے مقابلہ میں دگنی ہو گئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ لہٰذا امید واثق ہے کہ ہم مطلوبہ ٹارگٹ کو بہت جلد پورا کر لیں گے۔ انشاء اللہ۔

اگر غیر معمولی عزم اور جذبہ کے ساتھ آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جانا بے حد ضروری ہے۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان گمشدگی رسید بک

احباب کے لئے بذریعہ اطلاع تحریر ہے کہ مجلس انصار اللہ کی رسید بک نمبر ۲۳۲۳ مکرم منتظم صاحب مال مجلس انصار اللہ دارالذکر لاہور سے گم ہو گئی ہے۔ براہ کرم مذکورہ بالا رسید بک پر کسی قسم کے چندہ جات کی ادائیگی نہ کی جائے۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

آپ کے قیمتی جانور
آپ کا سرمایہ ہیں اور جانوروں کے مہلک اپھارہ کے لئے "شفائے اپھارہ" کا ایک پیکٹ منٹوں میں ہوا خارج کر کے ان کی حفاظت کرتا ہے ہر پیکٹ پر پوری گارنٹی۔ قیمت فی پیکٹ ۷۵ پیسے درجن -/۶
درجن یا زائد منگوانے پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔ شاہ ہومیو پیتھک سٹور رحمت بازار انبارت مارکیٹ ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۱۳ فروری۔ اسلام آباد میں عراقی سفارت خانہ سے بھاری مقدار میں اسلحہ برآمد ہونے کے بعد کراچی میں عراقی ایئرویز کے ہیڈ دفتر پر پولیس پہرہ بٹھا دیا گیا ہے۔ عراقی سفارت خانہ سے جو اسلحہ برآمد ہوا ہے عراقی ایئرویز اس کی سمگلنگ میں ملوث ہے۔

لندن ۱۳ فروری۔ بھارتی فیلڈ مارشل مانک شاہ نے کہا ہے کہ بھارتی فوج نے پاکستانی جنگی قیدیوں سے جنگی جرائم کے متعلق پوچھ گچھ کی تاہم ان سے جو معلومات حاصل ہوئی تھیں وہ ابھی بنگلہ دیش کو فراہم نہیں کی گئیں اور نہ ہی انہیں اس بات کی اجازت دی گئی کہ وہ خود پاکستانی جنگی قیدیوں سے پوچھ گچھ کریں۔ بھارتی فیلڈ مارشل نے کہا ہے کہ بنگلہ دیش اب بھی پاکستانی جنگی قیدیوں پر مقدمہ چلانے پر مصر ہے لیکن انہوں نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ تلخی اور اشتعال کی علامت ہے شیخ مجیب کو ایک واضح موقف اختیار کرنا ہوگا۔ کیونکہ بنگلہ دیش کے عوام کے خلاف جن جرائم کا ارتکاب ہوا ہے اس سلسلہ میں چند افراد پر تو مقدمہ چل سکتا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ اس کا بھی کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔

لاہور۔ گورنر پنجاب ملک غلام مصطفیٰ کھر نے پورے صوبے میں نیشنل عوامی پارٹی کے بعض رہنماؤں اور کارکنوں کو پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت نظر بند کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ انہیں فی الحال چند دنوں کے لئے ان کے گھروں پر ہی نظر بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس حکم پر پیر کی رات سے عمل شروع ہو گیا۔ گورنر ملک مصطفیٰ کھر نے اس اقدام کا اعلان پیر کی رات گورنر ہاؤس میں ایک ہنگامی پریس کانفرنس میں کیا۔ اس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی ہے نیشنل عوامی پارٹی پنجاب کے بعض لوگوں نے نویں اور دسویں محرم پر فرقہ وارانہ فساد کرانے کا منصوبہ بنایا ہے جسے ناکام بنانے کے لئے یہ اقدام ضروری ہو گیا۔ انہوں نے بتایا کہ نظم ونسق کی صورت حال کی براہ راست نگرانی کے لئے تمام صوبائی وزیروں کو فوری طور پر اپنے ضلعوں میں پہنچنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ مطلوبہ افراد کے نام اور تعداد سردست معلوم نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے معتبر ذریعہ سے یہ اطلاع ملی ہے کہ لاہور میں پنجاب نیپ کا ایک اجلاس ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ اسلحہ کی برآمدگی سے جو صورت حال پیدا ہوئی ہے۔ اس سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے کوئی سخت اقدام کرنا چاہیئے تاکہ پنجاب میں نیپ کو ختم ہونے سے بچایا جا سکے۔ گورنر نے کہا کہ ایک منصوبہ یہ تھا کہ اینٹی احمدیہ ایجی ٹیشن شروع کرا دی جائے لیکن انہوں نے محسوس کیا کہ ان کی پارٹی تنہا یہ کام نہیں کر سکتی اس کے لئے دوسری جماعتوں کا تعاون درکار ہوگا جس میں کافی وقت لگ جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے ایک اور سکیم تیار کی جس کی کسی سیاسی جماعت سے خصوصاً کسی مسلمان سے توقع نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے یہ پروگرام بنایا کہ عوام کو آپس میں لڑانے کے لئے نویں اور دسویں محرم کو ہنگامہ کرا دیا جائے۔ ان کا پروگرام ہے کہ کسی مکان کی چھت سے محرم کے جلوس پر اینٹ ماری جائے تاکہ لوگ مشتعل ہو جائیں۔ (امروز ۱۳ فروری)

اسلام آباد ۱۳ فروری۔ حکومت پاکستان نے اسلام آباد میں عراقی سفارت خانے کی پاکستان دشمن سرگرمیوں کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے اور کہا ہے کہ عراقی سفارت خانے کی یہ سرگرمیاں نہ صرف تسلیم شدہ سفارتی آداب و روایات کے منافی ہیں بلکہ پاکستان کے معاملات میں بے جا مداخلت اور پاکستان کے خلاف غیر دوستانہ طرز عمل کے مترادف ہیں۔ پاکستان نے اپنے احتجاجی مراسلے میں جو کل حکومت عراق کو بھیج دیا گیا ہے اور جس کا متن آج جاری کیا گیا ہے یہ کہا ہے کہ عراقی سفارتخانے سے اسلحہ برآمد ہونے پر ہر پاکستانی کو شدید حیرت اور صدمہ ہوا ہے کہ ایک ایسے اسلامی ملک کی حکومت جس سے پاکستان کے برادرانہ تعلقات رہے ہیں۔ ان اندرونی اور بیرونی عناصر کی سازش میں شریک بن گئی ہے جو پاکستان کی سالمیت اور استحکام کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔

درخواست دعا

میرے داماد عزیز مکرم مرزا بسم اللہ بیگ آف نارووال جو ان دنوں سلسلہ کاروبار لیبیا میں مقیم ہیں کئی روز سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمادیں۔

(کیپٹن محمد سعید دارالرحمت غربی ربوہ)